ایک بڑا گروہ تھوڑے ہی عرصہ کے اندر آریہ سماج کے یتوں کا پیرو ہو گیا۔ شائد ہی کوئی محکمہ یا دفتر ایسا ہو گا۔ کہ جس میں سرستی جی کا کوئی بھی مرید نہ ہوا۔ جب طلباء کالجوں اور سکولوں سے نکل کر گھر جاتے۔ اور اون کو ان کے خاندان کے ممبران سوستی پوجن یا شرادھ یا دریاؤں پہاڑوں کی تیرتھ یاترہ یا کریاکرم کو کہتے۔ تو وہ ہنسکر جواب دیتے ہم ان ناپائدار بھوٹے خیالات کو کبھی نہیں ماننے کے۔ آپ بھی ان کو چھوڑ دیں کیونکہ ان میں دہرا ہی کیا ہے۔ جب ویدوں کے ماننے والے برہمن کشتری اشخاص نے اکثر تعلیم یافتہ اشخاص کو آریا سماج کی طرف ہی جھکتے دیکھا۔ تو انہوں نے بھی سبھاؤں کو قائم کرنا شروع کر دیا۔ جنکا نام عموماً سناتن دھرم سبھا رکھا جاتا تھا۔ نیز سبھائیں سرستی جی کے خیالات کی تردید میں سرگرمی سے کام کر رہی تھیں

## مگھر بدی ایکم (آپکا روپڑ میں اُپدیش)

پس جب سری مہاستی پاربتی جی مہاراج روپڑ میں رونق افروز تھیں۔ تو کئی آریا سماج کے ممبران وکیل ماسٹر وغیرہ بھی آپ کی خدمت میں ویاکھیان سُننے کیلئے آیا کرتے تھے چونکہ وہ ایک نیاست تھا۔ اسلئے وہ ویاکھیان سُننے کیلئے اکثر ہر ایک مت والوں سے کچھ نہ کچھ دریافت کرتے ہی رہتے تھے۔ چنانچہ جب سری مہاستی جی مہاراج سے کھٹ دروبیہ یعنی آکاش (کال، سبھاؤ۔ جیو۔ اجیو پرماتو وغیرہ پر گیارہ دواروں (بھیدوں)

سے ویاکھیان کئی روز تک سنتے رہے۔ تو جو شنے دشکوکی
اُن کی اور دیگر شروتا جنوں کے ہردوں میں تھے۔ وہ رفع ہوگئے
وہ لوگ یہ کہتے تھے۔ کہ اوش جنیندر دیو سروگ ہوئے ہیں
کہ جنہوں نے آکاش آدی سوکھشم کھٹ درویوں کو کیسے دیہ
گیان نیتروں سے دیکھا ہے۔ اور گیارہ دوار (بھید دن سے)
ورنن کیا ہے۔ پس یہ صاف ثابت ہو گیا۔ کہ سائنس ودیا
کی جڑ جین سوتر ہی ہیں۔

پس رو پڑ میں دھرم دھیان کا بڑا ہی ادوم ہوتا رہا۔
اور بعد ختم ہونے چترماسہ کے آپ نے رو پڑ سے سیالکوٹ کی طرف
بیہار کر دیا۔ اسی طرح راستہ میں گاؤں بہ گاؤں شہر بہ شہر دیا
دھرم کے انکوڑے لگاتی ہوئیں پسرور پدھاریں۔ وہاں لالہ
گنڈا شاہ میونی سپل کمشنر ودارجن شاہ مولا شاہ پنجو شاہ وغیرہ
اوسوال (بھابڑے) دھرم دھیان کے بہت پریمی تھے۔ اور
گنڈا شاہ کی ہمشیرہ جو قصبہ سمبڑیال ضلع سیالکوٹ میں متھرا داس
کو بیاہی ہوئی تھی۔ جس کے دو کمار (فرزند) شبدیال و سوہن
لعل جی تھے۔ سوہن لال جی اپنے ماموں گنڈا شاہ میونی سپل
کمشنر کے ہاں پسرور میں رہتے تھے۔ اور وہاں ہی صرافی کی دوکان
کرتے تھے۔ اور سراوگ کے بارہ برتوں کو بخوبی پالن کرتے تھے۔
دو وقت ساماہ یک پرتی کرمن بھی کیا کرتے تھے اور سری متی پاربتی
جی مہاراج کے ویاکھیان میں روزمرہ آتے تھے۔ ایک روز ساگر

چکرورتی کا کتھن (بیان) تھا۔ جس میں یہ بیان تھا۔ کہ بہت پُراچین
زمانہ میں اس سمپورن بھارت کھنڈ کا راجہ ساگر چکرورتی تھا۔ اور
ایودھیا اُسکی راجدھانی تھی۔ جس کی بتیس ۳۲ ہزار رانی تھیں اور
ساٹھ ہزار کمار (بیٹے) تھے وہ لڑکے دیو یوگ سے گنگا ندی کی نہر
کھداتے ہوئے ڈھے کے نیچے دب کر مرتیو (موت) کا بھکش ہوگئے
جب چکرورتی کو خبر ملی کہ تمہارے ساٹھ ہزار بیٹے ڈھائے کے
نیچے دب کر اِس دُنیا فانی سے اور آپ سے ہمیشہ کے لئے جدا ہو کر
پرلوک کی یاترا کر گئے ہین۔ یہ بات اُن کے ہردے (دل) پر مانند
بجر کے لگی۔ اور غش کھا گئے۔ اور ہوش آنے کے بعد بچار نے
لگے۔ کہ شاستر کاروں نے سچ کہا ہے۔ کہ اِس سنسار کا بہاؤ
اَنِت (ہمیشہ ایک حالت میں نہ رہنے والا) ہے کیونکہ شام کے
بادلوں کی طرح نہ تن کا بھروسہ ہے۔ جس میں نانا پرکار کے
روگ نواس کرتے ہیں۔ اور جرا مرتیو کا بھی بھی قائم رہتا ہے
اور نہ دھن کا بھروسہ کیونکہ لکشمی سمندر کے ترنگ کی طرح
چنچل ہے۔ اور جس کو بندھو بانٹ لیتے ہیں۔ چور لوٹ لیتے ہیں
اور راجہ بذریعہ کر ٹیکس وغیرہ کے لیتا ہے۔ اور سپنے کی طرح
پروار کا بھی بھروسہ نہیں ہے جیسے کوئی سیٹھ اپنے پتر کی
شادی کر کے لایا ہے۔ اور اُس کے رہنے کو رنگ محل دیا وہ
سیٹھ کمار اپنے رنگ محل میں اپنی پتنی کے ساتھ نانا پرکار کے
بھوگ بلاس (عیش و عشرت) میں مشغول ہوا۔ اور صبح کے وقت

پیٹ میں میدسول (گُم ہیضہ) ہوکر مرتیو ہوگی۔ تب اوس کے سمبندھی اس پرکار اِس قدر بلاپات کرنے لگے۔ کہ کل تو ہم کس دھوم دھام سے گھوڑی اور ڈولی لیکر اس دروازہ میں پرویش (داخل) ہوئے اور آج اوسکی ارتھی لیکر اوس دروازہ سے نکلتے ہیں۔ وغیرہ وغیرہ اس کا کُل مرتیو سنسکار کرکے رات کو اپنے اپنے ٹھکانے بیٹھ گئے۔ اب وہ اُس کی پتنی اپنے محل میں بیٹھی ہوئی ایسے ورلاپ کرنے لگی۔ کہ کل کی رات میرا پران پیارا پتی اس رنگ محل میں اس پھولوں کی سیج پر تکیہ لگائے لیٹا ہوا تھا۔ آجکی رات وہ ایک جنگل کے درمیان شمشان میں اگنی پر لیٹا ہوا ہے جس کا گلاب کے رنگ والا کومل بدن۔ آگ میں جل رہا ہے۔ جس کے پاس اِسوقت کوئی بھی موجود نہیں ہے۔ جہاں گیدڑ اور بھیکاری وغیرہ جانور پھرتے ہیں۔ ہائے ہائے میں بے نصیب اِس محل میں جیتی ہی بیٹھی ہوں۔ ہائے کل کیا تھا اور آج کیا ہوگیا۔ کیا مجھکو سپنہ (خواب) آیا تھا۔ پس سپنے کی مانند اِس پرعار کے ماننے میں کیا شک رہا ہے۔ داب کی انی پر اوس (شبنم) کی بوند کی طرح نہ زندگی کا بھروسہ ہے۔ دیکھو میرے جائے (بیٹے) میرے سامنے چلے گئے۔ تو میرے جانے میں کیا شک ہے۔ میرے سامنے کئی چلے گئے۔ اور میں بھی کیئوں کے سامنے چلا جاؤنگا۔ جن پدارتھوں کا ہم لوگ موہ کرتے ہیں اُن

میں سے ایک پدارتھ بھی ہمارے ساتھ جانے والا نہیں ہے
ساتھ میں جانے والا صرف پُن اور پاپ ہی ہیں۔ مگر پاپ
کے پھل دُکھدائی ہوتے ہیں اور پُن کے پھل سُکھدائی ہوتے
ہیں۔ تو پھر ایسے دُکھ کی تصویر سامنے دیکھتا ہوا بھی میں جھوٹے
سکھوں میں دل کیسے لگاؤں۔ اور دھرم سے خالی کیسے
رہ جاؤں۔ نہیں۔ نہیں۔ اب مجھکو باقی عمر دھرم میں ہی
ارپن کرنی یوگ ہے۔ راجہ کی یہ حالت اور بچار کو دیکھکر کئی
راجہ اور راج کمار ویراگ وان ہو گئے۔ تب منتریوں نے عرض
کی۔ کہ مہاراج چھوٹے چھوٹے گھرانے کے لوگ بھی اپنے گھر
کے انتظام کا فکر کرتے ہیں۔ تو کیا آپ اپنے سمپورن بھارت
کھنڈ کے راج کا انتظام کیئے بنا ہی یوگ دھارن کرو گے۔
تب ساگر چکروَرتی راجہ نے لمبی سانس لیکر اور آنکھوں میں
جل بھر کر کہا کہ میرے پُتر تو سب بے سنتان ہی بھومی
میں مل گئے۔ تو اب راج کس کو دوں۔ تب منتری نے کہا کہ
آپ رانیوں کے اور کُمرانیوں کے محلوں سے دریافت کریں۔
شائد کوئی گربھ وتی ہو۔ تب ایک کمار کی رانی سے خبر ملی۔
کہ چھ مہینے کا گربھ ہے۔ تب راجہ نے اوس گربھ ہی کو راج
تلک دے دیا۔ اور آپ راج کو چھوڑ بعد کئی راجوں اور راج
کماروں کے سنجم کو دھارن کیا۔ اور بعد گربھ ستھتی یعنی میعاد
کے پُتر کا جنم ہوا۔ جسکا نام بھاگیرتھ رکھا گیا جوان ہونے پر گدی

نشین ہوا۔ اور اُس نے اِسی گنگا کی نہر کو جاری کیا جس
کے کنارے اُس کے پِتا اور سہ پِتا (دتا ئے) اور پِتر و (چاچے)
فوت ہوئے تھے۔ اور اسی لئے اس گنگا کی نہر کو بھاگیرتھی۔
گنگا کہتے ہیں۔ پس ایسے پُرتاثیر واکھیاں کو جو کہ ویراگ سے
پُر تھا سُنکر کئی اشخاص کے دِل پر ویراگ اُتپن ہوا۔ جس میں سوہنی
لال جی کو تو اتینت ہی ویراگ ہوا۔ ایک روز کا ذکر ہے کہ سری
سری ستی پار بتی جی مہاراج سے سوہن لعل بھائی نے عرض
کی کہ مہاراج میرا دِل سنجم لینے کو چاہتا ہے۔ مگر سنجم کی سادہنا
بہت کٹھن ہے۔ اِس سے دل ڈرتا ہے۔ کہ کیسے پالن کی جائیگی
ستی جی مہاراج نے جواب دیا۔ کہ بھائی دیکھ ہم استریں ہیں تو
بھی سنجم کے بوجھ کو نبھا رہی ہیں۔ تم تو پُرش ہو کٹھن برتی
سے کیوں ڈرتے ہو۔ تم کو سنجم پالنا ہماری نسبت آسان
ہے۔ سوہن لال جی بولے۔ خیر اس کی بھی کچھ پروا نہیں لیکن
میری سگائی ہوئی ہوئی ہے اسلئے میرے سمبندھی کلیش کریں گے
ستی جی مہاراج نے فرمایا۔ ارے بھائی۔ استری آدک کے
بندھن تو بے ارتھ ہیں۔ جیسے کہ تلسی داس جی بھی کہہ گئے ہیں

پھولا پھولا پھرت ہے آج ہمارا بیاہ
تُلسی گائے بجائے کے دِیا کاٹھ میں پاؤں (دوہا)

کیونکہ پُرش کو استری کا بندھن ہوتا ہے اور استری کو بالک کا اسلئے
اے بھائی تم اِس بندھن میں مت پڑو۔ کیونکہ وِشے بھوگ آدمی سکھوں سے

مُنش جنم کی بڑ ائی نہیں ہی- جنکو پشو بھی جانتے ہیں-
پرنتو دھرم کو پشو نہیں جان سکتے اسلئے مُنش دھرم کرنے
کا ذمہ دار ہے- اوسکی بڑ ائی اور سدھار دھرم ہی سے ہے
تم لوگوں نے انیک جنم بھوگوں کے نمت لگائے- ایک جنم
دھرم کے نمِت بھی ارپن کرنا چاہئے- پھر سوہن لعل جی نے
سنجم لینے کا نسچے کر لیا — اور کہا کہ ماتا پتا سے چھٹکاڈ
کیسے ہوگا- تو ستی جی مہاراج نے فرمایا- کہ اُن سے بِنتی پور
وک آگیا مانگو- تب سوہن لال جی نے ہاتھ جوڑ کر اپنے ماتا
پتا سے عرض کی- کہ یدی آپ کی آگیا ہو- تو میرا ارادہ سنجم
لینے کا ہے- اِس بات کو سُنتے ہی ماتا پتا گھبرا گئے- اور کہا
کہ اے پُتر تو ہمارے پران سمان پیارا کُل چند آنکھوں کا
تارا ہے- بھلا تجھکو ہم سادھو کیسے ہونے دینگے- ہم تو تیری
شادی کرکے کُل وِردھی کے دیکھنے کے انتظار ہیں- تیرے
بڑی بڑی آشا رکھتے ہیں- تجھکو ہم نے پال پوس کر پرورش
کیا- اور سکھلاٹ ور پڑھایا- کیا اِس کا عوض یہی ہے-
کہ ہمکو ایسا دغا دیکر چلا جاوے- تب سوہن لال جی نے
عرض کی کہ اے ماتا پتا کسی کا پُتر کُل میں داغ لگاتا ہے-
کِسی کا دھن ضائع کرتا ہے- کوئی دھرم گنواتا ہے کوئی
مِرتو کا بھکش ہو جاتا ہے- تب اوس کے ماتا پتا کیا کر لیتے
ہیں- میں تو آپکی سِکھشاؤں کو سپھل کرنا چاہتا ہوں

وغیرہ وغیرہ - سوال وجواب عرصہ تک ہوتے رہے - ستی جی مہاراج سیالکوٹ کو پدھاریں - اور سمت ۱۹۳۳ کا چترماسہ سیالکوٹ کا ہی منظور فرمایا -

## مگھر بدھی ۲

# سری مہاستی پاربتی جی مہاراج کا چترماسہ سمت ۱۹۳۳ کا سیالکوٹ میں

آپکا چترماسہ سمت ۱۹۳۳ کا سیالکوٹ میں ہوا اُن دِنوں میں وہاں لالہ سوداگرمل جی و لالہ تابامل جی بھگت وغیرہ اور بھی بہت سے دھرم کے پریمی سراوگ موجود تھے - چونکہ آتما رام جی نے جین سُنیوں کے سناتن بھیس یعنی منہہ پتی (مکھ بستر کا) کو بھی اُتارا ہی تھا - اور اُس کے بجائے بطور ایک رومال کے چھوٹے سے کپڑے کے ٹکڑے کو ہاتھ میں رکھا ہی تھا اور سویتا نبری (سفید بستروں کے دھارک) کہلاتے ہوئے بھی جین دھرم کے سوتروں سے وِرُدھ -

پیتا نبری مت یعنی پوجک نیا مت نکالکر پیلا لباس بھی پہنا ہی تھا - اسلئے شہر بشہر ہر جگہ اسی نئے مت کا چرچہ ہونیکی وجہ سے سیالکوٹ کے شراوک بھی سری مہاستی جی

مہاراج کے چرنوں میں مکھ بسنتر کا اور چھپئے شبد کے
متعلق بھی پرشن اوتر کرتے رہتے تھے۔ سری مہاستی جی
مہاراج سوتر انوسار اور یکتیوں سے اُن کی پوری تسلی
کرتی تھیں۔ چنانچہ وہ لوگ آپ کے مُدلّل جوابات کو سنکر
اپنے دھرم سے بخوبی واقف ہو گئے۔ اور سب کے شکوک
دور ہو گئے۔ جِس سے وہ لوگ نہائت ہی خوش ہوئے۔
اور آپ کی از حد تعریف کرتے تھے۔ اور اسوج کے
مہینے میں پسرور والے وزیر لوبھا رائے جی اور سوہن لعل
جی بھی آپ کے درشن کرنے کو آئے۔ اور عرض کی
کہ مہاراج آپکی کرپا سے ہیرا سنورتھ سدھ ہو گیا یعنے میں نے اپنے
ماتا پتا سے بہت بنتی کر کے سنجم لینے کی آگیا لے لی ہے
اور بعد چتر ماسہ کے سری سری پوجیہ امر سنگھ جی مہاراج
کے چرنوں میں دکھشیا دھارن کرونگا۔ ستی جی مہاراج
نے فرمایا کہ بہت اچھا اپنے جیون کو دھرم میں ارپن
کرو۔ پھر اُنھوں نے بعد چتر ماسہ مگھر شدی ۵ سمت ۱۹۰۴
میں شہر امرتسر میں معتقین اور داسوں کے بڑے
مہوتسوے سری مان مُنی دھرم چند جی مہاراج سے تسلیم دکھشیا
دھارن کی اور سری پوجیہ امر سنگھ جی مہاراج کے چرنوں
میں گیان اور کریا کی بدھی کو سیکھنا شروع کیا۔ اِن کا
زیادہ کتھن سمت ۱۹۵۱ کے سال میں آئیگا۔

پس آپ نے اپنے اوپدیش دیپک سے وہاں کے سروتا جنوں کو ستیہ اور استیہ کی پریکشا کروا کر بعد ختم ہونے چترماسہ کے بیہار کر دیا۔ اور دیگر کئی شہروں میں دھرم اوپدیش فرماتی ہوئیں کھرڑ ضلع انبالہ میں پدھاریں اور آپکا چترماسہ سمت ۱۹۳۴ کا وہاں کا منظور رہوا۔

# مگھر بدی ۳

# آپکا چترماسہ سمت ۱۹۳۴ کا کھرڑ میں

آپکا چترماسہ سمت ۱۹۳۴ کھرڑ ضلع انبالہ میں ہوا۔ اِس چترماسہ میں دھرم کا بڑا بھی اودم رہا اور خود آپ نے بھی ۹ دن کا ایک برت اور دو سادھویوں نے ایک ایک مہینے کا ایک ایک برت کیا۔ اور وہاں کے سراوکوں نے بھی ینہباشگی دیا۔ دان۔ میں تن من دہن لگا یا۔ بعض نے پھل پھول ہری سبزی (نباتات) وغیرہ رسوں کے کھانے کا تیاگ کر دیا۔ آپ کے کئی سیوکوں (شراوک شراوکہ) نے برہم چریہ کے زیور کو اپنے گلے کا ہار بنا کر پہن لیا۔ اور اسکو تا زندگی نبھانے کا پرن کیا۔ اور کئی پرشوں نے پرناری کا تیاگ وغیرہ دہرم کو دہارن کیا۔ علاوہ ازیں دیگر مذاہب کے کئی اشخاص نے

ماس شراب بلکہ حُقہ پینے کا بھی تیاگ کیا۔ اور کئی استریوں
نے کھٹمل۔ پسو۔ بھونڈ۔ بچھو۔ جُوں۔ لیکھ وغیرہ چھوٹے چھوٹے
جاندار ان تک کو بھی مارنے کا تیاگ کر دیا۔ اور اس جگہ
سری سری ۱۰۰۸ جین آچاریہ گیان کے بھنڈار کھشما کے ساگر
پوج سری موتی رام جی مہاراج کا بھی چترماسہ تھا۔ اُن کی
کرپا سے وہاں دیا دھرم کا بڑا ہی پرچار رہا۔ سری پوج
جی مہاراج نے آپ کو اس چترماسہ میں مندرجہ ذیل دو
سوتر پڑھانیکی کرپا کی۔

(۱) سوتر جیوا بھیگم (۲) سوتر جمبو دیپ پنتی۔

کھرڑ کے لوگ کیسے خوش قسمت تھے کہ یہاں پر سری
سری پوج موتی رام جی مہاراج و سری سری مہاستی پاربتی
جی مہاراج کا چترماسہ ہوا۔ پس بعد چترماسہ کے آپ بہار کرکے
ماچھیواڑہ۔ لدھیانہ پھگواڑہ میں دھرم اوپدیش فرماتی
ہوئیں۔ جالندھر پدھاریں۔ اور شراوکوں کی بینتی پر آپنے
سمت ۱۹۳۵ کا چترماسہ جالندھر شہر کا منظور کر لیا۔

## گھریدی ۲ گ

## آپکا سمت ۱۹۳۵ کا چترماسہ جالندھر میں

آپکا سمت ۱۹۳۵ کا چترماسہ جالندھر شہر میں ہوا۔ اسجگہ کے شراوک

شرادکرنے دھرم دھیان میں یتھا شکتی اچھا دوم رکھا۔ مگر اس چترماسہ میں آپکو اوپدیش دینے کے لیے کافی وقت نہیں ملتا تھا۔ کیونکہ سری متی پربیشری جی کو بخار کی تکلیف ہو گئی تھی۔ اور آپ وقت کا زیادہ تر حصّہ ان کی خدمتگاری میں لگاتی رہتی تھیں مگر افسوس اُس سادھوی کا دیہانت چترماسہ میں ہی ہوگیا۔

پس چترماسہ ختم ہونے کے بعد آپ جالندھر سے بیہار کرکے لدھیانہ۔ مالیرکوٹلہ۔ وغیرہ کھیتروں میں دیا دھرم کا اوپدیش کرتی ہوئیں ہوشیارپور پدھاریں۔ ہوشیارپور کے بھائیوں و بائیوں کو آپ کے وہاں پدھارنے سے بڑی ہی خوشی ہوئی۔ سب نے آپ کے چرنوں میں چترماسہ کرنے کی بنتی کی۔ چنانچہ آپ نے اُن کی درخواست پر سمت ۱۹۳۶ کا چترماسہ ہوشیارپور کا منظور کیا۔

---

# گھڑی ۵

## آپکا سمت ۱۹۳۶ کا چترماسہ ہوشیارپور میں

آپکا سمت ۱۹۳۶ کا چترماسہ ہوشیارپور میں ہوا۔ آتما رام جی

سمبگی کے چیلے بشن چند جی کا چترملسہ بھی وہیں تھا۔ چونکہ
اِن دونوں عموماً مورتی پوجن و مکھہ بستر کا ( مینھہ پتی )
اور تیرتھ یاترہ وغیرہ کے وشوں پر مابین جینی بھائیوں
کے چرچہ تھا۔ اسلئے ادھر سے لالہ پنڈی مل جی و لالہ
ہیراج جی وغیرہ جو دھرم کے بڑے پریمی تھے۔ اور اُدھر
سے لالہ نتھو مل چودھری وغیرہ جو آتمارام جی کے سیوک
تھے۔ آپسمیں مذکورہ بالا مضامین پر عموماً پرشن اوتر کرتے
تھے۔ مگر بشنچند سمبگی نے کسی بھی پرمانیک سوتر کے
ذریعہ جڑ مورتی پوجا و جڑ تیرتھ یاترہ اور مکھہ پتی کا ہاتھ
میں رکھنا ثابت نہیں کیا۔ اور سری مہاسنی پاربتی جی
مہاراج نے سوتر پرشن ویاکرن اور گرنتھ سندیہہ دلاولی
کے انوسار مورتی پوجن کا کھنڈن کر دکھلایا۔ اور سوتر
تراولکا اور سوتر گیاتا دھرم کتھا کے انوسار جڑ تیرتھ
یاترہ کا کھنڈن اور سنجم یاترہ کا منڈن کیا۔ اور سُوتر
مہانسیتھ سے مکھہ پتی کا باندھنا ثابت کیا۔ اسپر بھائیوں
و بائیوں کو بہت خوشی حاصل ہوئی۔ اور دیا۔ دان شیل
تپ روپ دھرم کا بڑا پرچار ہوا۔ بائیوں نے بہتیر نگی
تپسیا کی۔ یعنی ایک دن کے برت ۵ دن کے برت تک بہت
برت کئے۔ اور خود سری مہاسنی پاربتی جی مہاراج نے بھی
دس دن کا ایک برت کیا۔ وہاں آپ کے پُرتاثیر لکچروں
نے شروتا جنوں کے ہردوں پر اسقدر اثر ڈالا۔ کہ ۵۵ لہ ملکھی

رام اوسوال اور انکی والدہ بائی آسادیوی جی اور بائی نہال دیوی جی جنکا نام اب سری نند کور جی ہے۔ جو لالہ ہیراج ساہوکار سکنہ ہوشیارپور کے فرزند کی دھرم پتنی بیوہ تھی۔ اور بائی جیوی جی لالہ کنہیا لال سکنہ تھانیسر ضلع کرنال کے بھتیجے کی دھرم پتنی بیوہ جو ہوشیارپور میں آپ کے درشنوں کے لئے آئی تھیں۔ چاروں ہی کو ویراگ ہوگیا پس بعد ختم ہونے چترماسہ کے آپ نے وہاں سے بیہار کردیا۔ اور چھاونی جالندھر میں پدھارے۔

## ضروری نوٹ

مگھر بدی ۵ کو ونرتھنکر سری شُدھ ناتھ جی مہاراج کا جنم کلیان ہوا ہے

# مگھر بدی ۶

# چھاونی جالندھر میں دکھشا اتسو

اس وقت جین آچاریہ سری سری ۱۰۰۸ پوج امرسنگھ جی مہاراج بھی چھاونی جالندھر میں براجمان تھے۔ آپ نے ان کے درشن کئے۔ اور وہاں پر لالہ ملکھی مل جی سعہ اپنی والدہ صاحبہ بائی نہالدیوی جی اور بائی جیوی جی چاروں ہی دکھشا لینے کے لئے حاضر ہوگئے۔

پھاوبی کے شراوک وشراوکہ نے بینتی کی۔ کہ دکھشا کا پاٹھ بیٹھیں پڑھایا جاوے۔ چنانچہ اُن کی درخواست منظور کی گئی۔ اور وہاں کی برادری کی طرف سے مگھر شدی ۲ کی تاریخ قرار دی گئی۔ شریمتی نہالدیوی جی نے اُس وقت اپنے زیورات جو کئی ہزار روپے کی مالیت کے تھے۔ مابین رشتہ داروں خود تقسیم کر دیئے۔ اور اپنی جائداد جو کئی ہزار روپے کی مالیت کی تھی۔ لالہ رلے شاہ جی گوٹہ والا امرتسر نوکی کو جو اُن کی نند کے فرزند تھے دیدی۔ اور ایک ہزار روپیہ نقد سہتا نک امرتسر کے لئے دیا۔ اور تخمیناً دو ہزار روپیہ کا دان پن اپنی دکھشا مہوتسو پر بھی کیا۔ مقررہ تاریخ پر مختلف شہروں کے شراوک وشراوکہ بڑی خوشی سے اس جلسہ میں شریک ہوئے۔ دِکھشا مہوتسو کا جلوس معہ ویراگ دان علکھی رام اور شریمتیوں کی سواری بڑی دھوم دھام سے بھجن منڈلیوں کے مبارک نگر کیرتن سمیت بازاروں میں سے جے جے کار کے بلند نعروں سے ایک بڑے شان و شوکت سے گذری اور ملکھی رام اور شریمتیوں پر روپیہ نثار کر کے چاروں طرف بکھیرتے ہوئے سرکاری سرائے میں جو ریلوے سٹیشن کے متصل ہے داخل ہوئے۔ اِس مبارک استہان میں اُن چاروں ہی براگیوں کو دکھیا کا پاٹھ پڑھایا گیا۔ اور بعد میں آپنے وہاں سے بیہار کر دیا۔ لدھیانہ

جگراؤاں - زیرہ وغیرہ شہروں میں اپنے اوپدیشوں سے
دیا دھرم کی برکھشا کرتی ہوئیں امرتسر پدھاریں - وہاں
اُسوقت سری پوج جی مہاراج امرسنگھ جی جین آچاریہ
رونق افروز تھے - آپ نے اُن کے درشن کئے - جنہوں نے
آپکو یہ حکم دیا - کہ آپ اِس سال لاہور میں چترماسہ کریں -
کیونکہ وہاں کسی سادھو نے تخمیناً چالیس سال سے کوئی
چترماسہ نہیں کیا - جِس کا نتیجہ یہ ہے - کہ لاہور کے شراوک
وشراوکہ دھرم دھیان میں رشتھل (سُست) ہو رہے ہیں آپکا
وہاں چترماسہ کرنا ایک اوپکار کا کارن ہوگا - پس آپ
نے اُن کے حکم کی تعمیل میں سمت ۱۹۳۷ کا چترماسہ لاہور کا
منظور کیا -

ضروری نوٹ

منگھر بدی ۶ کو ناویں ترتھنکر سری سُبدھ ناتھ جی مہاراج
دھرم اوتار نے دکھیا دھارن کری تھی

# مگھر بدی کے

# آپکا سمت ۱۹۳۷ کا چترماسہ لاہور میں

آپکا سمت ۱۹۳۷ کا چترماسہ لاہور میں ہوا۔ وہاں روزمرۃ آپکے اوپدیش ہونے لگے۔ جین سوتروں کی بانی روپ امرت کی اسقدر برکھا ہوئی۔ کہ جو گیان سے پودے جین شراوکوں کے ہردےمیں بوجہ جن بانی روپ امرت کے نہ ملنے کے مُرجھائے ہوئے تھے۔ وہ بہت جلد ترو تازہ ہوکر لہلہانے لگے۔ یعنی جین دھرم کے نیموں (اصولوں) سے واقفیت حاصل کرکے دھرم میں درڑھ (پختہ) ہوگئے جن کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ سب یک جان ہو کر دھرم دھیان میں کوشش کرنے لگے۔ جس سے دھرم دھیان کا بڑا ہی اُدیوت ہوا۔

پس بعد ختم ہونے چترماسہ کے آپ وہاں سے بہار کرکے شہر بشہر دھرم کا پرچار کرتی ہوئیں جموں ریاست میں پدھاریں۔ اور وہاں کے بھائیوں کی دھرم رُچی دیکھکر اُن کی بینتی پر آپ نے سمت ۱۹۳۸ کا چترماسہ وہیں کا منظور فرمایا۔

# مگھر بدی ۸

# آپکا سمت ۱۹۳۸ کا چترماسہ دوسرا جموں میں

سری مہا ستی پاربتی جی مہاراج کا سمت ۱۹۳۸ کا چترماسہ دوسری دفعہ جموں ریاست میں ہوا۔ وہاں کے شراوک شراوکا نے دھرم دھیان میں بڑا ہی اودم کیا۔ اس چترماسہ میں شراوک وشراوکا نے دیا اور پوسا بہت کیے۔ پوشیدہ نہ رہے۔ کہ دیا اور پوسا کسے کہتے ہیں۔ یعنے دھارمیک لوگ ایک علیحدہ مکان میں جمع ہو کر ایک دن رات کے لئے اپنے گھر کا کاروبار چھوڑ کر برہم چریہ کی برتی میں ہو کر پٹھن پاٹھن اور دھرم چرچا کریں یعنے دھرم پرنشچہ کو زیادہ درڑھ کرنے کی غرض سے پرشن اوتر کریں اور بھوجن بھی اُسی ایکانت مکان میں اپنے یا اپنے بھائیوں کے گھروں سے یا بازار سے منگوا کر کریں۔ ایسی برتی میں رہنے کو دیا بولتے ہیں۔ اور جب اِسی طرح کی مذکورہ بالا برتی میں رہکر بھوجن پانی وغیرہ چاروں آہار کا دن رات کے لئے مطلق تیاگ کر دیا جاوے۔ ایسی برتی کو پوسا یا

پوسد برت کہتے ہیں۔ دیا اور پوسا کی برتی قریبًا قریبًا یکساں ہی ہے۔ صرف بھوجن پانی کے کرنے اور نہ کرنے کا ہی فرق ہے۔ ایک شراوکہ نے ایک برت ۳۱ دن کا اور ایک نے ایک برت ۳۰ دن کا اور ایک نے ایک برت ۲۲ دن کا اور کئی بائیوں نے دَس دَس۔ آٹھ۔ آٹھ۔ پانچ پانچ تین تین دو دو اور ایک ایک دن کے برت کئے۔ اور دان بھی دِل کھول کر دیا۔ اور کئی ایک شراوک شراوکہ نے پھل پھول وغیرہ برسوں تک کے کھانے کا تیاگ کر دیا۔ بلکہ بعض نے مرّبہ اچار تک کا کھانا بھی چھوڑ دیا۔ کئی استریوں اور پرشوں نے تمام عمر کیلئے برہمچریہ کی برتی کو دھارن کیا۔ اور جین میں جو آٹھ روز پریوشن پرب کے ہوتے ہیں۔ اُن میں سادہو سادہوی اور شراوک شراوکہ سب اپنی بھول اور دوشوں کا پراشچت کرتے ہیں یعنے دان تپ کرکے شُدھ ہوتے ہیں۔

شراوکوں نے ان آٹھوں ہی ایام میں شہر کے کُل بھڑبھونجوں کی دو کانیں اُن کو کچھ عوضانہ دیکر بند کروا دیں۔ اور شہر کے کُل قصابوں اور ماچھیوں کی دو کانیں بھی اُن کو خرچ دیکر بند کروانے کے لئے تیار تھے۔ جبکہ لالہ نند شاہ و لالہ نہال شاہ ساہوکار ان سے کہ جن کا سرکار میں بہت رسوخ تھا۔ سرکار والا کے حضور سے حکم

صادر کروادیا کہ پریوشنوں کے آٹھوں ہی ایام میں تمام قصائی اپنی اپنی دوکانات کو بند رکھیں اور کسی پشو کو نہ ماریں اس بنتے او پکار کا شہر میں بڑا ہی بیش پھیلا کہ یہ جینیوں کا پربھ کیسا اوتم ہے۔ کہ جس میں اس قدر جیوگھات کا پاپ دور ہوا ہے۔

پس ایسے ایسے اوپکار آپ کی ہی تشریف آوری کے نیک نتائج ہیں۔

## ملگھر بدی ۹

## آپکی دھرم چرچہ جموں کے چترماسہ میں

جب سری متی پاربتی جی مہاراج کے دیا کھیانوں سے طرح طرح کے اوپکار ہوئے۔ اور آپ کی تعریف ہر بشر کے وردزبان ہوئی تو بہت لوگ دیگر مذاہب کے بھی آپ کی خدمت میں آنے لگے۔ اور کئی قسم کی چرچہ بھی کرتے رہی جن میں سے ایک چرچہ ذیل میں درج کی جاتی ہے ایک روز ہز ہائی نس سری مہاراجہ صاحب بہادر والئے ریاست جموں وکشمیر کے مندر کے پوجاری پنڈت صاحب مصری کے کوزے اور ململ کا تھان اور کئی ایک نقد روپے ہمراہ